© rasailojaraid.com

سانحۂ لاہور پر قومی اخبارات نے کیا لکھا؟

جسارت

اور اب پنجاب

لاہور میں جمعیت اہلحدیث کے جلسۂ عام میں بم کا دھماکہ جس میں ۷ افراد شہید اور جمعیت کے سربراہ علامہ احسان الٰہی ظہیر سمیت متعدد افراد زخمی ہو گئے انتہائی افسوسناک اور قابل مذمت سانحہ ہے۔ یہ جلسہ مذہبی جماعت کا اجتماع تھا جس میں نامور علمائے کرام شریک تھے۔ اور علماء کرام، اپنے مسلک کے علی الرغم بہر حال قابل احترام ہیں۔ مگر اس حملے سے ظاہر ہے کہ سازشی عناصر کو اس تقدس اور احترام کا بھی پاس و خیال نہیں تھا جو ایک عام مسلمان کے دل میں بھی ہوتا ہے۔ یہ حادثہ خاص طور پر اس وقت رونما ہوا جب علامہ احسان الٰہی ظہیر خود خطاب کر رہے تھے۔ بم اسٹیج سے صرف ۱۲ فٹ کے فاصلے پر پھٹا اور ماہرین کا کہنا ہے کہ دھماکہ ریموٹ کنٹرول سے کیا گیا جس کا واضح مطلب یہ ہے کہ اصل نشانہ علامہ صاحب خود تھے۔ اس حادثہ کا سب سے زیادہ تشویشناک پہلو یہ ہے کہ اب تخریب کاروں اور سازشی عناصر سے مذہبی جماعتیں بھی محفوظ نہیں رہیں۔ کسی اجتماع یا جلسہ عام میں بم کا دھماکہ کرنے سے تخریب کاروں کے کئی مقاصد پورے ہو جاتے ہیں۔ ایک تو جانی نقصان زیادہ ہوتا ہے دوسرے یہ کہ لوگ ایسے اجتماعات میں شرکت سے گریز کرنے لگیں گے۔ لیکن خطرناک ترین بات یہ ہوگی کہ تخریب کار عوام کو ایک دوسرے سے بدظن کرنے کے لئے مختلف قسم کی افواہیں پھیلانے لگیں گے۔ چنانچہ گورنر اور وزیر اعلیٰ پنجاب نے زخمیوں کی عیادت کے بعد اسپتال کے باہر جمع ہو جانیوالے افراد سے خطاب کرتے ہوئے اس خدشے کا اظہار بھی کیا ہے۔ انہوں نے عوام کو خبردار کیا کہ وہ افواہوں سے گمراہ نہ ہوں۔

ایک مذہبی جماعت کے جلسے میں بم کے اس دھماکے کے بعد ان عناصر کی طرف خیال جانا بلاجواز نہیں جو ایک عرصہ سے 'مولوی اور ملا' کے الفاظ کی آڑ میں مذہب، علمائے کرام اور ممتاز دینی شخصیتوں کی تضحیک میں مصروف ہیں۔ یہی لوگ تخریب کاروں کے پشت پناہ بھی ہیں اور انہیں خوب اچھی طرح معلوم ہے کہ وہ ملک میں جس قسم کا انقلاب لانے کا خواب دیکھ رہے ہیں اس کی راہ میں اصل رکاوٹ علمائے کرام اور دینی جماعتیں ہی ہیں۔ چنانچہ اب وہ ایک تیر سے دو شکار کرنا چاہتے ہیں کہ ایک طرف تو عوام میں مزید خوف و ہراس پھیلا کر انتظامیہ کو مفلوج کر دیا جائے اور دوسری طرف ان کی راہ میں حائل بڑی بڑی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دیواریں گر جاتیں یا ان میں شگاف پڑ جائیں۔ صوبہ سرحد اور سندھ میں کراچی اور حیدرآباد میں بڑی تخریب کاری کے بعد اب انہوں نے پنجاب کو تختۂ مشق بنانا چاہا ہے۔ اب تک صوبہ پنجاب تخریب کاروں کی دستبرد سے محفوظ تھا اور شاید یہی امن و سکون ان کو پسند نہیں آیا۔ وہ صرف یہی چاہتے ہیں کہ یہ صوبہ بھی بدامنی اور لاقانونیت کی زد میں آجائے۔ اس امر کا امکان بہت کم ہے کہ لاہور میں بم کے اس دھماکے میں کسی مخالف سیاسی عنصر کا ہاتھ ہوگا۔ ایسی وارداتیں "عوامی دورِ حکومت" میں تو ہوتی رہی ہیں، لیکن اس وقت جو حکومت برسراقتدار ہے اسے اچھی طرح معلوم ہے کہ اس وقت اگر جمہوریت کو نقصان پہنچایا گیا یا تنفر کی سیاست کو ذرا بھی راہ دی گئی تو اس کی پہلی زد حکومتِ وقت ہی پر پڑے گی۔ چنانچہ قوی امکان یہی ہے کہ تخریب کاری کی اس واردات کے پیچھے اسلام دشمنوں کا ہاتھ ہے وہ خواہ خاد کے ایجنٹوں کے روپ میں ہوں، کمیونزم کے گماشتے ہوں یا وہ عناصر جن کو دائرہ اسلام سے خارج کر دیا گیا ہے۔

حکومتِ پنجاب نے واقعہ کی تحقیقات کے لئے اعلیٰ سطحی کمیٹی تو مقرر کر دی ہے اور اعلیٰ حکام نے اصل مجرموں کو بے نقاب کرنے کیلئے مختصر سی مہلت طلب کی ہے، لیکن بوجوہ اس کا امکان بہت کم نظر آرہا ہے کہ مجرموں پر ہاتھ ڈالا جاسکے گا۔ کیونکہ کراچی میں کئی گھنٹے تک کھلم کھلا تخریب کاری کا ارتکاب کرنے اور درجنوں بے گناہوں کو موت کی نیند سلا دینے والے بھی ۳ ماہ سے زائد گزر جانے کے باوجود آج تک پکڑے نہیں جاسکے۔ لیکن ہم حکومت پر واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ اگر اب بھی ایسے خطرناک تخریب کاروں کی بیخ کنی نہ کی گئی تو پانی سر سے گزر جائے گا۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ عوام کو ہراساں کر کے حکومت پر ان کا اعتماد ختم کرنا تخریب کاروں کا اصل مقصد ہوتا ہے۔ عوام میں پہلے ہی عدمِ تحفظ کا احساس قوی ہوتا جارہا ہے خود حکومت کی بھلائی بھی اسی میں ہے کہ وہ جلد از جلد تخریب کاروں اور ملک دشمنوں کا قلع قمع کرے۔ ورنہ خود حکومت ہی نہیں ملک کی سالمیت بھی خطرے میں پڑ جائے گی۔ اس موقع پر ہم حادثے میں جاں بحق ہونے والوں کے لواحقین سے اظہارِ تعزیت کرتے ہوئے اللہ رب العزت کی درگاہ میں دعاگو ہیں کہ وہ مرنے والوں کو جوارِ رحمت میں جگہ دے، ان کے لواحقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور زخمی ہونے والوں کو صحتِ کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

روزنامہ امن کراچی

یوم پاکستان پر بھی خون کا غسل

ماہود میں ۲۳۔ مارچ کو یوم پاکستان پر جمعیت اہلحدیث کے جلسۂ عام میں بم پھٹنے سے نو افراد جن میں صدرِ جلسہ شیخ احسان الحق، جمعیت کے نائب ناظم اعلیٰ مولانا حبیب الرحمٰن یزدانی، مولانا عبدالخالق قدوسی جیسے جید علما اور جمعیت کی یوتھ فورس کے صدر محمد خان نجیب اور پیپلز پارٹی سے تعلق رکھنے والے دو نوجوان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جو جلسے کی ویڈیو فلم بنا رہے تھے موقع پر ہی شہید ہو گئے۔ جمعیت کے ناظم اعلیٰ علامہ احسان الٰہی ظہیر شدید زخمی ہوئے جو دھماکے کے وقت تقریر کر رہے تھے اور ان کی جان بچانے کے لیئے اسپتال میں ان کی ایک ٹانگ کاٹ دی گئی۔

واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ دھماکے کے وقت علامہ ظہیر "مسلم لیگی" حکومت پر سخت نکتہ چینی کر رہے تھے۔ ان کا شمار مارشل لا انتظامیہ اور اس کی باقیات کے سخت ترین نقادوں میں ہوتا ہے۔ ان کی تقریر کے وقت کوئی شخص پھولوں کا ایک گلدستہ لے کر آیا اور اسٹیج کے قریب جمعیت کے کسی کارکن کو دے کر چلا گیا۔ یہ گلدستہ مقرر کی نشست کے قریب میز پر ایک گلدان میں لگا دیا گیا۔ خیال ہے کہ طاقتور بم اسی گلدستے میں چھپا ہوا تھا اور یہ دھماکہ ریموٹ کنٹرول کے ذریعے کیا گیا۔

یہ پہلی بار ہے کہ ملک میں ایک سیاسی جلسے میں اس قسم کی کارروائی کی گئی ہے۔ اس واردات کے سلسلے میں یہ بات قابل غور ہے کہ اس قسم کے وسائل کسے حاصل ہیں اور کون یہ کام کر سکتا ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ یہ کام تخریب کاروں کا ہے تو آج کل ملک میں جس تخریب کاری کا زور ہے اس کا الزام افغانستان کے ایجنٹوں پر لگایا جاتا ہے لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ افغان تخریب کاروں کو جمعیت اہلحدیث سے کیا دشمنی تھی اور اگر انہیں اس قسم کی حرکت کرنی ہی تھی تو انہوں نے افغان سرحد کے قریب کسی جلسے کو اپنا نشانہ کیوں نہ بنایا۔ پھر اس قسم کی تخریب کاری میں جو افغان ایجنٹوں سے منسوب کی جاتی ہے آج تک ریموٹ کنٹرول کا استعمال نہیں کیا گیا۔

یہ بحث یہیں چھوڑ کر اگر ماضی قریب کے سیاسی واقعات کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ گزشتہ دنوں وزیر اعظم محمد خان جونیجو صوبہ سرحد کا دورہ کرتے ہوئے ایم آر ڈی کے سربراہ جمعیۃ علمائے اسلام کے مولانا فضل الرحمٰن سے ملنے ان کے گاؤں گئے اور مختصر بات چیت اور مولانا کے والد محترم مفتی محمد محمود مرحوم کی قبر پر فاتحہ پڑھ کر چلے آئے۔

یہ اگرچہ بظاہر ایک معمہ تھا کہ وزیراعظم کے اس سفر کا مقصد کیا تھا لیکن لاہور میں ایم آر ڈی کے اجلاس میں یہ بات صاف ظاہر ہو گئی کہ موجودہ حکمران پیپلز پارٹی اور اس کی قائد مس بے نظیر بھٹو کو الگ تھلگ کرنے کی کوشش میں ہیں لیکن ان کا یہ وار بھی خالی گیا۔ دوسری طرف ایم آر ڈی نے مجوزہ کانفرنس کے بارے میں اپنا فیصلہ دے دیا ہے اور ایم آر ڈی میں شامل سیاسی جماعتوں کے بغیر یہ گول میز کانفرنس کہاں تک کامیاب ہوگی، اس کا اندازہ ہر شخص لگا سکتا ہے۔

ان حالات میں جبکہ حکمرانوں کے وار بیکار جا چکے ہیں حکمرانوں کے غیض وغضب کا اندازہ بھی بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ یوں تو وزیراعظم جونیجو نے مجرموں کی فوری گرفتاری کا حکم دے دیا ہے۔ پنجاب کے گورنر مخدوم سجاد حسین قریشی اور وزیر اعلیٰ نواز شریف نے بھی عوام کو یقین دہانی کرائی ہے کہ مجرموں کو ہر قیمت پر ان کے کیئے کی سزا دی جائیگی لیکن معروضی سیاسی حالات کو دیکھتے ہوئے یقین کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا کہ یوم پاکستان پر خون کے اس غسل میں حکمرانوں کا دامن پاک ہوگا۔

اگر یہ تخریب کاری ہے تو اس سے پتہ چلتا ہے کہ حالات پر حکومت کی گرفت کتنی مضبوط ہے۔ بقول آنسہ بے نظیر بھٹو یہ عوام کو خوفزدہ کرنے کی کوشش ہے لیکن اس سے خائف ہو کر جمہوریت کی بحالی کی جدوجہد کو روکا نہیں جا سکتا۔

انہوں نے بھی اس واردات پر سخت احتجاج کیا ہے اور ایم آر ڈی نے بھی اپنے اجلاس اور موچی دروازے کے جلسہ عام میں اس کی شدید مذمت کی ہے۔ یہ ہتھکنڈے حکمرانوں کا ہمیشہ ساتھ نہیں دے سکتے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

روزنامہ "مغربی پاکستان"

لاہور میں دہشت گردی کا واقعہ

اہل حدیث یوتھ فورس کے زیر اہتمام قلعہ لچھمن سنگھ لاہور میں ہونے والی جمعیت اہل حدیث کانفرنس میں بم کے ہولناک دھماکے سے آٹھ افراد کا ہلاک اور علامہ احسان الٰہی ظہیر سمیت ایک سو افراد کا زخمی ہو جانا انتہائی المناک سانحہ ہے۔ اطلاعات کے مطابق چودہ زخمیوں کی حالت خطرے میں ہے اور علامہ احسان الٰہی ظہیر بھی جو شدید زخمی ہوئے۔ مخدوش حالت میں ہیں۔ لاہور جیسے شہر میں یہ اپنی نوعیت کا پہلا اور انتہائی وحشیانہ واقعہ ہے۔ جس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے کیونکہ اس ظالمانہ اور انسانیت سوز کارروائی سے بعد لاہور کی فضا میں بھی بارود اور خون کی بو پھیل گئی ہے۔

بعض لوگوں نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ دھماکے کا مقصد علامہ احسان الٰہی ظہیر کو ہلاک کرنا تھا کیونکہ بم اس جگہ رکھا گیا تھا۔ جہاں وہ کرسی پر بیٹھ کر تقریر کر رہے تھے چنانچہ اُن کے پیچھے بیٹھے ہوئے مولانا حبیب الرحمٰن یزدانی اور دیگر سات افراد موت کا لقمہ بن گئے خود علامہ ظہیر کو شدید زخم آئے اور اُن کی ٹانگوں کی ہڈیاں ٹوٹ گئی ہیں تاہم ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اس وحشیانہ دھماکے ذمہ دار کون افراد ہیں ہو پنجاب کے گورنر مخدوم سجاد حسین قریشی اور وزیراعلیٰ میاں نواز شریف نے اس المناک حادثے میں زخمی ہونے والے افراد کی میو ہسپتال ایمرجنسی وارڈ میں عیادت کی۔ وزیراعلیٰ نے ایمرجنسی وارڈ کے باہر لوگوں کے ایک ہجوم کو (جو واقعہ کے ذمہ دار افراد کے خلاف فوری کارروائی کا مطالبہ کر رہا تھا) یقین دلایا کہ جب تک مجرموں کو گرفتار نہیں کر لیا جاتا حکومت چین سے نہیں بیٹھے گی۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ راولپنڈی کے ایک اعلیٰ سطحی اجلاس میں، جس کی صدارت وزیراعظم جونیجو نے کی۔ اس المناک سانحے سے پیدا ہونے والی صورت حال پر غور کیا گیا۔ گورنر پنجاب اور وزیراعلیٰ نے واقعے کی تفصیلات اور صوبائی اقدامات ذکر کیا۔ وزیراعظم نے ملزموں کی فوری گرفتاری اور سخت کارروائی کی تاکید کی تاکہ آئندہ کسی کو ایسی تخریب کاری کی جرائت نہ ہو سکے۔ اس سلسلے میں ڈی آئی جی کی قیادت میں ایک تفتیشی کمیٹی قائم کر دی گئی ہے جو تحقیق و تفتیش میں سرگرم ہو گئی ہے توقع کی جاتی ہے کہ ملزم اب زیادہ دیر تک پوشیدہ نہیں رہ سکیں گے۔ اس واقعے کے بارے میں اگرچہ مختلف قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں اور سیاسی حلقوں میں بھی تشویش و اضطراب کی لہر دوڑ گئی ہے لیکن جب تک تفتیش کسی نتیجے پر نہیں پہنچ جاتی قیاس آرائیوں سے اجتناب کرنا چاہئے۔

بلاشبہ پنجاب کی تاریخ میں کسی مذہبی جلسے کے دوران ایسی بہیمانہ دہشت گردی کا یہ سانحہ بڑا بھیانک ہے۔ لیکن ہمارے نزدیک اس قسم کی تخریب کاری کو روکنے کا بہترین طریق یہ ہے کہ افواہیں پھیلانے کی بجائے تفتیشی کمیٹی کے ساتھ مکمل تعاون کیا جائے اور وہ تمام معلومات جو اس حادثے سے تعلق رکھتی ہیں۔ تفتیشی حکام تک پہنچائی جائیں تاکہ وہ اُن کی روشنی میں اپنی تحقیق و تفتیش کا دائرہ وسیع کر سکیں اور ملزموں تک رسائی آسان ہو جائے۔ پنجاب میں تخریب کاری کے اس واقعے کا مقصد فرقہ وارانہ تصادم بھی ہو سکتا ہے۔ اس لیے حکومت کو اس حادثے میں ملوث عناصر کا سراغ لگانا، انہیں گرفتار کرنا اور قرار واقعی سزا دینا بے حد ضروری ہے تاکہ اس قسم کی وحشیانہ سوچ رکھنے والے افراد کو کسی دوسری کارروائی کا موقع نہ مل سکے۔ ممکن ہے۔ حکومت بھی ایسے شرپسند عناصر سے غافل نہ ہو۔ بہرحال اس معاملے میں تحقیق و تفتیش کے ساتھ ساتھ حزم و احتیاط کی بھی ضرورت ہے

امروز

المناک سانحہ

لاہور میں جمعیت اہل حدیث کے جلسے میں بم کے دھماکے سے جو جانی نقصان ہوا، اس پر ہر دردمند انسان کو دکھ اور صدمہ پہنچا ہے، یہ دہشت گردی اور تخریب کاری کی نہایت ہی بزدلانہ اور شرمناک کارروائی تھی، اس کے اسباب اور محرکات کا تعین کرنے اور اس سانحے کے ذمہ دار مجرموں کا کھوج لگانے اور انہیں پکڑ کر قانون کے حوالے کرنے کے لیے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ڈی آئی جی کی سربراہی میں مختلف ٹیموں نے کام شروع کر دیا ہے، وزیراعظم محمد خاں جونیجو نے اس سانحہ فاجعہ پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے اور حکام کو ہدایت کی ہے کہ وہ زخمیوں کے علاج معالجے کا موثر انتظام کریں اور متعلقہ ادارے مجرموں کی گرفتاری کے لئے تمام وسائل بروئے کار لائیں، انہوں نے یقین دلایا ہے کہ مجرموں کو عبرتناک سزا دی جائے گی، پنجاب کے گورنر مخدوم سجاد حسین قریشی اور وزیراعلیٰ نواز شریف نے بھی اہل حدیث کے جلسے میں بم کے دھماکے سے جاں بحق ہونے والوں کے پسماندگان اور زخمی ہونے والوں سے دلی ہمدردی کا اظہار کیا ہے، وزیراعلیٰ نے کہا ہے کہ مجرموں کا سراغ لگانے اور عبرتناک سزا دینے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا جائے گا، اس المیے کی ابتدائی تفصیلات کے مطابق، جو اخباروں میں چھپ چکی ہیں، نصف شب کے قریب، جب جمعیت اہل حدیث کے ممتاز رہنما، علامہ احسان الٰہی ظہیر جلسے سے خطاب کر رہے تھے، زبردست دھماکہ ہوا، جس سے سٹیج پر بیٹھے ہوئے اصحاب شدید زخمی ہو گئے، ان میں سے تین نے موقعہ پر ہی دم توڑ دیا، چار نے میو ہسپتال پہنچ کر اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کی، مرنے والوں میں معروف عالم دین، مولانا حبیب الرحمان یزدانی شامل ہیں، علامہ احسان الٰہی ظہیر شدید مجروح ہوئے اور اب میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ اس دلدوز واقعے پر عمائدین حکومت کے علاوہ ملک کے تمام دینی، سماجی، سیاسی اور عوامی حلقوں نے گہرے دکھ اور کرب کا اظہار کیا ہے اور اُن عناصر کی شدید مذمت کی ہے جو اتنی قیمتی جانوں کے اتلاف اور اتنے بہت سے لوگوں کے زخمی ہونے کا موجب ہوئے، دہشت گردی ایک نہایت ہی بدترین، سفلی، بزدلانہ اور انسانیت سے گرا ہوا فعل ہے اور ہمیشہ انسانی المیوں کا محرک رہا ہے، دہشت گردی کی ہر صورت، تخریب کاری کے زمرے میں آتی ہے، اس کا محرک ذاتی عناد ہو، یا ہے نظری اختلاف، اپنے اثر و نتیجہ کے اعتبار سے تباہ کن ہے، کوئی مہذب معاشرہ، مخالفوں کو قتل و غارت اور تشدد کے ذریعے راہ سے ہٹانے یا ختم کرنے کو روا قرار نہیں دیتا، اسلام نے تو اختلافات کو افہام و تفہیم کے ذریعے طے کرنے اور معاملات کے ضمن میں عدل کی راہ اختیار کرنے کی تلقین کی ہے، وہ رواداری اور تحمل کا داعی ہے اور اپنے پیروکاروں کو تعقل و تدبر سے کام لینے کی تبلیغ کرتا ہے، جن عناصر نے جمعیت اہل حدیث کے جلسے کو درہم برہم کرنے اور جمعیت کے رہنماؤں کو ختم کرنے کے لئے دھماکہ کیا، ظاہر ہے انہوں نے نجابت و شرافت کے معروف ضابطوں ہی کو پامال نہیں کیا بلکہ اسلامی تعلیمات سے بھی انحراف کیا ہے، ایسے عناصر کسی رو رعایت کے مستحق نہیں، اس کا کڑا احتساب ہونا چاہیئے، لیکن اس کا واحد احسن طریق یہ ہے کہ یہ عمل مروّجہ قوانین کے مطابق ہو، جو غلطی تخریب کار اور دہشت گرد عناصر نے کی، اس کا ارتکاب تخریب کاری اور دہشت گردی کا ہدف بننے والے نہ کریں، پاکستان ایک نازک دور سے گزر رہا ہے، اس کے گردوپیش کے جو حالات ہیں، کسی سے پوشیدہ نہیں، صوبہ سرحد، سندھ اور بلوچستان میں تخریب کاری کے واقعات ہوتے رہے ہیں، لاہور میں اگلے روز جو کچھ ہوا، اس کے بارے میں قدرتی طور پر ذہن میں یہ خیال آ سکتا ہے کہ کہیں یہ بھی تخریب کاری کے اسی سلسلے کی کڑی تو نہیں، ذاتی عناد اور نظری اختلاف بھی اس المیے کا سبب ہو سکتا ہے، بہرحال اس ضمن میں ظن و قیاس سے اجتناب کرنا ہی بہتر ہے، متعلقہ اداروں کو تفتیش و تحقیقات کا عمل پورا کرنے کی مہلت ملنی چاہیئے۔ وزیراعظم جونیجو اور وزیراعلیٰ پنجاب میاں نواز شریف کی اس یقین دہانی پر پورا اعتماد کرنا چاہیئے کہ مجرموں کا پتہ چلانے اور انہیں کیفر کردار تک پہنچانے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی جائے گی، ہم تمام مسالک کے پیروکاروں خاص طور پر اہل حدیث سے پوری دردمندی سے اپیل کریں گے کہ وہ کسی حال میں بھی صبر و تحمل کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دیں، اگر یہ فرقہ وارانہ ہم آہنگی کی فضا کو مکدر کرنے کی سازش تھی، تو اسے باہمی رواداری برقرار رکھ کر، ناکام بنا دیں اور اگر اس کا مقصد جمہوری عمل میں رخنہ ڈالنا تھا تو اسے بھی اسی صورت میں مٹی میں

© rasailojaraid.com

ملایا جا سکتا ہے۔ جب امن عامہ کو برقرار رکھنے میں حکومت اور حکومتی اداروں سے پورا تعاون کیا جائے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سانحے میں جاں بحق ہونے والوں کی مغفرت کرے۔ ان کے متعلقین کو صبر جمیل عطا کرے اور زخمی ہونے والوں کو جلد شفایاب کرے۔

روزنامہ وفاق
انتہائی بزدلانہ فعل

لاہور میں جمعیت اہلحدیث کے جلسہ میں بم کا دھماکہ ہونے سے آٹھ افراد جاں بحق اور ایک سو زخمی ہو گئے۔ اس بزدلانہ اور وحشیانہ فعل کی پوری قوم نے مذمت کی ہے۔ اس کی مزید جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے کیونکہ ملکی سیاست میں دہشت گردی کا یہ رجحان انتہائی خطرناک ہے۔ وزیر اعظم سے لے کر پنجاب کے وزیر اعلیٰ تک نے اس واقعہ کی تحقیقات کروانے اور مجرموں کو عبرتناک سزا دینے کا عزم ظاہر کیا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ اس واقعہ کی فوری اور بے لاگ تحقیقات ہو گی اور مجرم قانون کی گرفت سے بچ نہیں سکیں گے۔

سر دست اس معاملہ کے بارے میں کوئی قیاس آرائی مناسب نہیں۔ عوامی حلقوں میں مختلف امکانات زیر بحث ہیں یعنی یہ سانحہ ذاتی یا گروہی دشمنی کا نتیجہ بھی ہو سکتا ہے اور تخریبی کارروائی کا بھی۔ تخریب اور دہشت گردی کے امکانات کو رد نہیں کیا جا سکتا۔ اس سے پہلے صوبہ سندھ، بلوچستان اور سرحد میں متعدد دھماکے ہو چکے ہیں وہ سب کے سب تخریب کاروں نے کئے تھے ان میں سے کچھ لوگ پکڑے بھی جا چکے ہیں۔ صوبہ پنجاب میں اس نوع کا دھماکہ پہلی بار ہوا ہے اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تخریب کاروں نے اب اپنی سرگرمیاں پنجاب تک پھیلا دی ہیں۔ جلسہ عام میں بم کے دھماکے میں جو نقصان ہوا وہ بیحد افسوسناک ہے۔ لیکن ہمیں یقین ہے کہ پولیس مجرموں کا سراغ لگانے میں کامیابی حاصل کر لے گی اگر یہ تخریب کاری ہے تو تخریب کاروں کو کھل کھیلنے کا موقع نہیں ملے گا۔ حکومت پنجاب کے لئے یہ معاملہ ایک چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے۔ لاہور جیسے شہر میں ایک جلسہ عام میں بم کا دھماکہ معمولی بات نہیں ہے اس دھماکہ کے باعث بعض اہم دینی شخصیات ہلاک اور زخمی ہوئی ہیں۔ چنانچہ حکومت کا فرض ہے کہ وہ تحقیقات کے لئے ہر وسیلہ بروئے کار لائے۔

بقیہ :- فخر ملت

وہ ایک کھلے ذہن و دماغ کے اور روشن خیال عالم دین تھے اتحاد ملی کے وہ بہت بڑے نقیب تھے اور طبقہ داریت اور فرقہ پرستی سے کوسوں دور تھے۔ وہ ایک سچے پاکستانی اور نظریۂ پاکستان کے منّاد تھے۔

اس سیرت اور فکر کے سراپا عمل لوگ روز روز پیدا نہیں ہوتے اور جب پیدا ہوتے ہیں تو پوری ملت اور قوم کا مشترک اور قابل فخر سرمایہ قرار پاتے ہیں۔ علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید ملت اسلامیہ کے ایسے ہی قابل فخر فرزند تھے۔

© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com
© rasailojaraid:com

© rasailojaraid.com

کلیوں کو میں سینے کا لہو دے کے چلا ہوں
صدیوں مجھے گلشن کی فضا یاد کرے گی

علامہ شہید اسلام
احسان الٰہی ظہیر
رحمۃ اللہ علیہ

© rasailojaraid.com